دل کی بات

انجامِ گلستاں کیا ہوگا؟

اقبال اور جناح نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے جو خواب دیکھا تھا' وہ پاکستان کی صورت میں شرمندۂ تعبیر ہوا ہمارے آباؤ اجداد جان و مال کی قربانی دے کر جنت نظیر پاکستان میں آئے۔ پاکستان کی محبت، جائیداد، اولاد، خاندان اور مال کی محبت پر غالب آ گئی۔ اس لیے کہ پاکستان اور اسلام کو لازم و ملزوم قرار دے کر اس قربانی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ افسوس! صد افسوس! ہماری نااہل قیادت نے ساٹھ برسوں میں سارے خواب چکنا چور کر دیئے۔ پاکستانی کی نظریاتی بنیادیں مسمار کر ڈالیں۔ آج دین اسلام ہی پاکستان میں اجنبی، مظلوم اور مسافر بن گیا۔

ہمارے نااہل مقتدروں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدوں سے انحراف کیا۔ اس کے احکامات سے کھلی بغاوت کی۔ اس کے آخری نبی ﷺ کی اطاعت سے منہ موڑا، قرآن کو چھوڑا، حدیث کا انکار کیا اور سنت کو رسوا کیا۔ اس نافرمانی کے بعد ہمارے ساتھ وہی کچھ ہوا جو تاریخ میں ہوتا آیا ہے۔ امن، سکون، ترقی، معاشی و سیاسی استحکام، اخلاق، تہذیب، عقائد، عبادات، معاملات سب کچھ تلپٹ ہو کے رہ گیا۔ ایک اللہ، ایک رسول اور ایک کتاب کی اطاعت و فرماں برداری سے بغاوت کے نتیجے میں ساری دنیا کے کفار و مشرکین کے غلامِ بے دام اور فرماں بردار ہو کے رہ گئے۔ رب کی غلامی سے نکلے تو انسان کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے:

بے وقار آزادی ہم غریب لوگوں کی
سر پہ تاج رکھا ہے، بیڑیاں ہیں پاؤں میں

گزشتہ چند مہینوں سے وطن عزیز کی سیاسی فضا میں خاصی گہما گہمی اور ہما ہمی رہی ہے۔ مجلس عمل کے استعفوں کا شور اٹھا جو اُن کے اپنے ہی غوغے میں گم ہوگیا۔ تحفظِ حقوقِ نسواں بل کی چیخیں بلند ہوئیں اور پارلیمنٹ میں تحلیل ہوگئیں۔ اب لندن میں میاں محمد نواز شریف کی طرف سے آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد' موضوعِ سیاست ہے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

ملکی حالات جس ڈگر پر جا رہے ہیں یا لے جائے جا رہے ہیں۔ اس کا سبب وہی ایک ٹیلی فون کال ہے جسے سن کر ہمارے ''آقائے ولی نعمت'' نے آنِ واحد میں اپنا سب کچھ امریکہ کے حوالے کر دیا۔

افغانستان میں طالبان حکومت ختم ہوئی۔ ہم نے لاجسٹک سپورٹ فراہم کی، نتیجتاً ہماری مغربی سرحد غیر محفوظ ہوگئی۔ افغانستان میں امن قائم ہوا نہ پاکستان میں۔ پہلے ہم بھائی بھائی تھے' اب دونوں ایک دوسرے کو دہشت گرد قرار دے رہے ہیں۔ جس افغانستان پر امریکہ قابض ہے' وہاں گزشتہ دنوں لاکھوں عوام نے امریکہ کے خلاف مظاہرہ کیا